سلسلة
8

ریاکاری کی ہلاکتیں

اسباب، علامات قرآن و حدیث کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com



تالیف: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محمد سلیم بن عید الہلالی ترجمہ: محمد حسن

تصحیح و تقدیم: حافظ حامد محمود الخضری شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب : ریاکاری کی ہلاکتیں

مؤلف : شیخ سلیم بن عید الہلالی (حفظہ اللہ)

ترجمہ : محمد حسن

صفحات : ۸۰

ناشر : انصار السنۃ پبلیکیشنز، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست مضامین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل

ریاکاری کے اسباب

پانچویں فصل

ریاکاری کی علامات

چھٹی فصل

ریاکاری کی تباہ کاریاں

ساتویں فصل

وہ امور جو ریاکاری میں شمار نہیں ہوتے

آٹھویں فصل

ریاکاری کا علاج

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

(ازمحدث العصر،فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ)

اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْـمُرْسَلِيْـنَ ، وَعَـلٰـى آلِـهٖ وَصَـحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِـإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، وَبَعْدُ!

اخلاص اور للّٰہیت کامل جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اعمال کی صحت کا دارو مدار اس اخلاص پر ہے۔

((عَـنْ أَمِيـرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِي حَفْص عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لِـكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَـى الـلّٰـهِ وَرَسُـوْلِهٖ ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِمْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ .)) [1]

''امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

بیشک تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو اس کے عمل سے وہی کچھ

[1] صحیح مسلم، کتاب الإمامة، رقم: ۱۹۰۷، صحیح بخاري، کتاب بدء الوحی، رقم: ۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملے گا جو اس نے نیت کی، چنانچہ ہجرت جیسا وقیع وعظیم الشان عمل اگر اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی خاطر ہے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کا پورا ثواب مل جائے گا، اور اگر اس ہجرت سے حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح مقصود و منوی ہے تو اس کے کھاتے میں یہی کچھ درج کر دیا جائے گا (جب کہ ہجرت کے ثواب سے وہ یکسر محروم قرار پائے گا)۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا ہے۔

بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے تو اس حدیث سے اپنی کتاب کا آغاز فرمایا ہے، اور اسے خطبہ کتاب کا قائم مقام قرار دے کر یہ تنبیہ فرما دی کہ ہر وہ عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نہ ہو وہ باطل ہے، اس کا نہ تو دین میں کوئی ثمرہ ہے نہ آخرت میں۔

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ''جو شخص بھی کسی کتاب کی تالیف کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اس حدیث سے آغاز کرے۔'' بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں نے کوئی کتاب لکھی تو اس کے ہر باب سے قبل یہ حدیث تحریر کروں گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((هٰذَا الْحَدِيْثُ ثُلُثُ الْعِلْمِ، وَيَدْخُلُ فِيْ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الْفِقْهِ)) ❶

''یعنی علم دین کا ایک تہائی حصہ اس حدیث میں موجود ہے، اور فقہ کے ستر ابواب میں اسے داخل کیا جا سکتا ہے۔''

امام ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امورِ آخرت اپنے فرمان: ((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .)) میں، اور تمام امورِ دنیا اپنے فرمان: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ .)) میں سمیٹ کر رکھ دیئے ہیں، اور دونوں حدیثیں ہر

❶ جامع العلوم والحکم، ص: ١١، ١٢.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب کی بنیاد ہیں۔''

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میرے شمار کے مطابق مسند احادیث چار ہزار ہیں، اوران چار ہزار احادیث کا مدار چار احادیث ہیں۔ (جن میں سے ایک حدیث) ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ .)) بھی ہے۔ بلکہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے جب اپنی معروف کتاب ''سنن ابی داؤد'' تصنیف فرمائی تو فرمایا:

''میں نے اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث درج کی ہیں، ان میں سے چار احادیث انسان کے دین کے لیے کافی ہیں جن میں سے پہلی حدیث ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ .)) ذکر فرمائی۔''

اس حدیث کے ایک تہائی علم پر مشتمل ہونے کا قول علی بن مدینی، ترمذی، دارقطنی اور حمزہ الکنانی رحمہم اللہ سے بھی منقول ہے، امام بیہقی نے اس کی توجیہ اس طرح فرمائی ہے کہ بندے کا کسب وعمل دل، زبان اور بقیہ اعضاء سے ہوتا ہے، تو چونکہ دل ان اقسام ثلاثہ میں سے ایک مستقل قسم ہے اور نیت دل کا فعل ہے لہٰذا نیت دین کا تیسرا حصہ ہی بنے گی، بلکہ عمل ہمیشہ نیت کا محتاج ہوتا ہے اور کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

((نِيَّةُ الْإِنْسَانِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ .))

''انسان کی نیت عمل سے بہتر ہے۔''

ہم نے علماء سلف کے چند اقوال پیش کیے ہیں تا کہ اس حدیث کی عظمت واہمیت مزید واضح ہو جائے اور بیان شدہ مسئلہ کی اہمیت وضرورت مزید بڑھ جائے۔ چنانچہ اگر آپ مضمونِ حدیث پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ تمام اعمال کی صحت ومقبولیت، صحیح نیت پر موقوف ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہر وہ شخص جو نماز، روزہ، صدقہ یا کسی بھی نیکی کی صورت میں کوئی عمل کرے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ضروری ہے کہ عمل سے قبل نیت کرلے کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ''تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔''

فضل بن زیاد نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا بندہ نیت کس طرح کرے؟ آپ نے جواب میں فرمایا:

((یُعَالِجُ نَفْسَهٗ إِذَا أَرَادَ عَمَلًا لَا یُرِیْدُ بِهِ النَّاسَ .))

''یعنی مکمل محنت اور پوری شدت کے ساتھ اپنے آپ کو آمادہ کرے کہ نیکی کرنے کا مقصد لوگوں کو دکھانا نہیں، بلکہ اللہ رب العزت کی رضا جوئی ہے۔''

کیونکہ نیت کا فساد عمل کو فاسد کر دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((إِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوٰی .)) کا مطلب یہی ہے کہ ہر عامل کے عمل کا حصہ اور نصیب اس کی نیت ہے، اگر نیت نیک ہے تو عمل بھی نیک قرار پائے گا اور اسے اس کا باقاعدہ اجر ملے گا۔ اور اگر نیت فاسد ہے تو عمل بھی فاسد قرار پائے گا، اور اسے اس کے گناہ اور بوجھ کا متحمل ہونا پڑے گا۔

اخلاص کی اہمیت مزید اجاگر کرنے کے لیے ہم چند احادیث پیش کرتے ہیں۔

مسند احمد اور سنن نسائی میں سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((مَنْ غَزَا فِيْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰی)) [1]

''جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے، اور اس کی نیت حصولِ زر ہو تو اسے اس (نیت فاسدہ) کا صلہ مل جائے گا۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی مسند میں سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث لائے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((إِنَّ أَکْثَرَ شُهَدَاءِ أُمَّتِيْ أَصْحَابُ الْفُرُشِ ، وَرُبَّ قَتِیْلٍ بَیْنَ صِفَّیْنِ اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِنِیَّتِهٖ .)) [2]

---

[1] مسند أحمد: ٥/ ٣١٥، سنن نسائی: ٦/ ٢٤، صحیح الجامع الصغیر، رقم: ٦٢٧٧.

[2] مسند أحمد: ١/ ٣٩٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میری اُمت کے شہداء کی زیادہ تر تعداد بستر پر فوت ہونے والوں کی ہے، جب کہ صف معرکہ کے زیادہ تر مقتولین کی نیت اللہ خوب جانتا ہے۔''

حافظ ابن رجب نے ابن ابی الدنیا کے حوالہ سے امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث کے یہ الفاظ بھی نقل فرماتے ہیں:

((اِنَّمَا یُبْعَثُ الْمُقْتَتَلُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ .)) ❶

''میدانِ جنگ میں لڑ کر شہید ہونے والے قیامت کے دن اپنی اپنی نیت کے مطابق اُٹھائے جائیں گے۔''

مسند احمد وغیرہ میں سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث کا معنی یہ ہے:

''جو شخص کوئی نیکی کا کام محض دنیا حاصل کرنے کے لیے کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے امور و معاملات منتشر کر دیتا ہے، فقر اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے، اور دنیا بھی لکھے ہوئے سے زیادہ نہیں مل پاتی، اور جو شخص اپنے عمل میں طلب آخرت کی نیت کر لیتا ہے تو اللہ رب العزت اس کے تمام امور مجتمع اور سہل بنا دیتا ہے، اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور بالآخر دنیا بھی ذلیل و رسوا ہو کر اس کے قدموں میں ڈھیر ہو جاتی ہے۔''

صحیح بخاری و مسلم میں سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث ہے:

''تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جو بھی مال خرچ کرو حتی کہ اپنی بیوی کے منہ میں کھانے کا لقمہ ڈال دو تو تمہیں ضرور اس کا ثواب عطا کیا جائے گا۔''

مسند احمد، سنن ابی داؤد اور ابن ماجہ میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث ہے:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا یَبْتَغِی بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِیُصِیْبَ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .)) ❷

---

❶ جامع العلوم والحكم، ص: ١٦.

❷ مسند احمد: ٢/ ٣٢٢، سنن ابي داؤد، رقم: ٣٦٦٤، سنن ابن ماجه، رقم: ٢٥٢.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جو شخص دین کا علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے دنیا کی منفعتوں کو سمیٹنے کے لیے حاصل کرے، تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا۔‘‘

سنن ابی داؤد میں سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی بابت دریافت فرمایا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

((إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا .)) ❶

’’اگر تم نے صبر کے ساتھ اور صرف اللہ تعالیٰ سے اُجر لینے کی نیت سے جہاد کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا تو اللہ تمہیں اسی طرح (یعنی صابر ومحتسب) اُٹھائے گا، اور اگر تم نے طلب مال اور ریاء کاری کی بنیاد پر جنگ وقتال کیا تو اللہ تمہیں روزِ قیامت حریص مال اور ریاء کار کے طور پر اُٹھائے گا۔‘‘

سنن نسائی (۶/۲۵) میں ابوامامہ الباہلی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

’’ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! ایک انسان جہاد کے لیے جاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کا خواہاں بھی ہے اور شہرت و ناموری کا طالب بھی تو اسے کیا ملے گا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کچھ نہیں ملے گا۔ اس شخص نے اپنا سوال تین بار دھرایا، اور آپ نے تینوں بار یہی جواب دیا، بلکہ آخر میں فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ بندے کا صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو اس کے لیے خالص ہو، اور جس عمل سے اس کی رضاء جوئی مقصود ہو۔‘‘

مستدرک حاکم (۲/۱۱۰) میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

’’ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں عمل کے ایسے درجے پر فائز ہونا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی مل جائے، اور لوگوں کو بھی میرے اس درجے کا علم ہو جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا، حتی کہ

❶ سنن ابو داؤد، رقم: ۲۵۱۹.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾ (الکھف: ۱۱۰)

''پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات چاہتا ہے وہ نیک عمل کرتا رہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

مقصد یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے عمل سے لوگ واقف اور مطلع ہوں تو یہ پروردگار کی عبادت میں دوسروں کو شریک کرنا ہے، اور اس کی تائید ایک واضح اور صریح حدیث سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ مسند احمد میں سیّدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ .)) [1]

''یعنی دکھاوے کی نماز، دکھاوے کا روزہ اور دکھاوے کا صدقہ سب شرک ہے۔''

مسند احمد، ترمذی اور ابن ماجہ میں سیّدنا ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''جب اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمام اوّلین وآخرین کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی اعلان کرے گا جس نے اپنے عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا ہے (یعنی ریاکاری کی ہے) تو وہ اسی سے اس کا ثواب وصول کرے۔'' [2]

صحیح بخاری ومسلم وغیرہ کی مشہور حدیث جس میں تین افراد پر سب سے پہلے جہنم کی آگ گرم کرنے اور بھڑکانے اور انہیں الٹا گھسیٹتے ہوئے ڈالے جانے کا ذکر ہے، آپ سے مخفی نہیں ہے، وہ تین افراد کون ہیں؟

---

[1] مسند احمد: ٤/ ١٢٥.

[2] مسند احمد: ٣/ ٤٦٦، سنن ابن ماجة، رقم: ٤٢٠٣، سنن ترمذي، رقم: ٣١٥٤، وصححه ابن حبان، برقم: ٤٠٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② ریاکار عالم دین

③ ریاکار سخی

④ ریاکار شہید

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث سنی تو بہت روئے حتی کہ بے ہوش ہو کر گر گئے، جب ہوش آئی تو فرمانے لگے: اللہ اور اس کے رسول کا ہر فرمان سچا ہے۔ ❶

عظیم محدث یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

((تَعَلَّمُوْا النِّيَّةَ فَإِنَّهَا أَبْلَغُ مِنَ الْعَمَلِ .))

''نیت کی حفاظت کرنا سیکھو، کیونکہ یہ عمل سے زیادہ اہم ہے۔''

داؤد الطائی فرمایا کرتے تھے: ''ہر خیر کا سرچشمہ حسن نیت ہے۔''

یوسف بن اسباط کا قول ہے: ''عاملین کے لیے طویل و عریض عبادات سے زیادہ، اخلاص نیت بھاری اور مشکل ہے۔''

سفیان بن سعید الثوری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

((مَا عَالَجْتُ شَيْئًا أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ نِيَّتِيْ لِأَنَّهَا تَنْقَلِبُ عَلَيَّ .))

''تمام اعمال میں مجھے سب سے زیادہ مشکل اپنی نیت کی حفاظت میں پیش آتی ہے، کیونکہ یہ بدلتی رہتی ہے۔''

سہل بن عبداللہ کا قول ہے: ''نفس پر سب سے مشکل اور گراں چیز اخلاص ہے، کیونکہ اس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔''

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

((رُبَّ عَمَلٍ صَغِيْرٍ تُعْظِمُهُ النِّيَّةُ .))

''بہت سے چھوٹے اعمال کو نیت عظیم الشان بنا دیتی ہے، (اور بہت سے بڑے

---

❶ صحيح مسلم، رقم: ١٩٠٥ ، مسند أحمد: ٢/ ٣٢٢، سنن نسائي، رقم: ٦/ ٢٣، سنن ترمذي، رقم: ٢٣٨٢.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال کو نیت حقیر وصغیر بنا دیتی ہے۔)''

قاضی فضیل بن عیاض، قولہ تعالیٰ: ﴿ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴾ (الملك: ۱) میں ''احسن'' عمل کی تفسیر فرماتے ہیں کہ وہ اخلص (بالکل خالص) اور اُصوب (بالکل درست) ہوتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں: عمل اگر خالص ہو لیکن درست نہ ہو تو بھی عنداللہ مقبول نہیں ہوتا۔ خالص کا معنی یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور درست کا معنی یہ ہے کہ سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو۔

نافع بن حبیب رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: ایک مسلمان بھائی کا جنازہ آیا ہے کیوں نہ پڑھ لیا جائے؟ آپ نے فرمایا: ٹھہرو، میں ذرا نیت کرلوں، چنانچہ تھوڑی دیر کچھ سوچتے رہے، پھر فرمایا: اب چلو۔

زید بن ابی حبیب سے سفیان بن سعید الثوری نے حدیث سنانے کو کہا، لیکن یزید بن ابی حبیب خاموش بیٹھے رہے، جب سفیان کا اصرار اور تقاضا بڑھا تو فرمانے لگے:

((لَا حَتَّى تَجِيئَنِي النِّيَّةُ .))

''نہیں ابھی نہیں ذرا نیت درست کرنے دو۔''

میں نے یہ احادیث رسول ﷺ اور اقوال سلف اس قدر وضاحت وطوالت کے ساتھ اس لیے عرض کیے ہیں تا کہ آپ کو اخلاصِ نیت کی حقیقت وعظمت کا بخوبی ادراک ہو جائے۔ اخلاص کے بغیر جو بھی عمل ہوگا وہ غیر مقبول، بے برکت و بے ثمر ہوگا، جبکہ روزِ قیامت ﴿ هَبَاءً مَّنثُورًا. ﴾ اور ﴿ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ﴾ کا نمونہ پیش کررہا ہوگا۔

اخلاص سے خالی عمل (خواہ کتنا ہی بڑا ہو) نہ صرف یہ کہ قابل قبول نہیں ہوسکتا بلکہ بندے کی ہلاکت، بربادی اور تباہی کا باعث بن جاتا ہے، بلکہ سب سے پہلے جہنم کا لقمہ بننے کا سبب بن جاتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

اس کے برعکس وہ عمل جو اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو (خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو) مقبول بھی ہوگا، محفوظ بھی ہوگا اور قیامت کے قائم ہونے تک ڈھیرے ڈھیرے بڑھایا جاتا رہے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق بندے کی اخلاص سے خرچ کی ہوئی کھجور اُحد پہاڑ کے برابر پہنچ چکی ہوگی۔

عالم دین، سخی اور شہید کو اخلاص کے فقدان پر جہنم میں ڈال دینے والی بے پرواہ و قادر مطلق ذات کے ہاں مخلصانہ عمل کی اتنی پذیرائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے بندے کے نامہ اعمال میں اس کی یہ نیکی بھی درج دیکھی جو اس نے راستے سے پتھر کو چلتے ہوئے ٹھوکر مار کر ہٹا دینے کی صورت میں انجام دی۔

﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴾...... تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں۔''

لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے ہر عمل کو زیورِ اخلاص سے آراستہ اور نورِ للٰہیت سے منور کرلیں اور ایسا کیوں نہ کریں جبکہ ہمیں معلوم ہو چکا کہ اخلاصِ نیت وللٰہیت قبول عمل کی اساسی شرط ہے۔

نماز، روزہ، صدقہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور دیگر تمام فرائض و نوافل اسی بنیاد پر قابل قبول ٹھہریں گے، ورنہ ان پہاڑ جیسے اعمال کی رائی کے دانے کے برابر بھی قیمت نہیں بنے گی۔ مسند أحمد (۱۳۴/۲) میں حدیث ہے:

عَنِ ابْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ، وَالتَّمْكِيْنَ فِي الْبِلَادِ وَالنَّصْرِ، وَالرِّفْعَةِ فِي الدِّيْنِ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيْبٌ.))

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کو اچھی ثناء، عزت و رفعت اور تمام زمین پر غلبہ پالینے کی بشارت دے دو، لیکن جس نے خالص آخرت والا یہ عمل دنیا کی خاطر کیا تو اسے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔''

نبی ﷺ کی اس بشارت کی صداقت ایک ٹھوس اور اظہر من الشمس حقیقت ہے جس کا ذرہ برابر انکار ممکن نہیں ہے، لہٰذا جب پوری زمین کے غلبہ، سلطنت اور تمکین کے وعدے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

موجود ہیں اور اس مقدس اور پاکیزہ عمل کو دنیا کے مال، یا تنظیم یا منصب کی خاطر انجام دینے والے ریاکار کے لیے آخرت میں مکمل محرومی کی وعیدیں موجود ہیں تو کیوں نہ ہم صرف اخلاص وتقویٰ اور تعلق باللہ پر توجہ دیں اور جھوٹ، مبالغہ آمیزی یا شہرت پسندی جیسے مذموم ہتھکنڈوں کی بجائے رب ذوالجلال کی رضاء جوئی کو اپنا نصب العین اور ہدفِ حقیقی قرار دے لیں، کیونکہ مکمل فتح ونصرت اور غلبہ آرض کے نبوی وعدے بہر حال موجود ہیں، ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمادیا:

((يَبْلُغُ هٰذَا الدِّيْنُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ .)) طبرانی کبیر

''جہاں جہاں تک رات پہنچتی ہے، وہاں وہاں تک یہ دین پہنچے گا۔''

تو یہ دین دنیا کے کونے کونے میں پہنچ اور چھا کر رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

لہٰذا ہم جادۂ مستقیم سے کیوں انحراف کریں؟ قوانین کتاب وسنت اور اسوۂ رسول ﷺ کو کیوں ترک کریں؟

ہمیں چاہیے کہ اللہ ربّ العزت کی رضا جوئی کو اپنا مقصد حیات بنالیں اور اپنے آپ کو باور کرالیں کہ یہی وہ ''عروۃ الوثقیٰ'' ہے، جس کے چھوٹنے سے ہم تائید ایزدی سے محروم قرار پائیں گے جبکہ اسے تھامے رہنے سے اللہ کی نصرت، محبت اور رحمت ہمیشہ میسر رہے گی۔

ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو اخلاص کے فضائل اور ریاکاری کے اسباب، علامات اور مذمت کے حوالہ سے صرف صحیح اور ثابت احادیث پر مشتمل ہو۔

چنانچہ عالم عرب کے ایک سلفی عالم شیخ سلیم بن عید الہلالی نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بڑے احسن انداز سے اس ضرورت کو پورا کردیا۔ چنانچہ " الرياء وذمة " نامی کتاب اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فجزاء الله عنها وعن المسلمين خير الجزاء۔ تو ہمارے انتہائی قابل احترام دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ نے اس کا ترجمہ کروا کے اُردو خواں طبقہ پر ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔ جعل الله عمله هذا في ميزان حسناته يوم القيامة

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصحیح اور نظر ثانی کا کام حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ نے سرانجام دیا ہے بحمد للہ۔ یہ کام انتہائی نافع اور مبارک ہے۔ اصحاب انصار السنہ پبلی کیشنز اس علمی سفر کی طباعت پر مبارک باد اور تعریف وستائش کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مترجم، ناشر اور معاونین سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام کر دے۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وهل طاعته اجمعين.

وكتبه
عبداللہ ناصر رحمانی
سرپرست انصار السنۃ پبلی کیشنز، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقدمۂ مؤلف

إِنَّ الْحمد لله نحمده، ونستعينهٗ، ونستغفرهٗ، وَنعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيأت أعمالنا، من يهده الله فلا مضلّ له ومن يضلل فلا هادی لهٗ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحدهٗ لا شريك له، وأشهد أنّ محمداً عبدهٗ ورسولهٗ، أمّا بعد!

بلاشبہ نفوس کی تربیت اور ان کا تزکیہ کرنے کا سب سے بڑا اسلامی اور ربانی طریقہ سیرت و کردار کے تمام مظاہر و تعلقات، شعور انسانی کے تمام محرکات و اسباب اور تمام باہمی روابط و تعلقات کو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے کے ساتھ مربوط کرنا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں وحدانیت کے بعد اس کے بندوں کے ساتھ ایسی نیکی اور احسان کا درجہ ہے، جو قرآن مجید کی اس آیت کا مصداق بنتا ہو:

﴿ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴾ (الدّهر: ٨)

''ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ''

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے آدمی متکبر، مغرور اور بخیل بن جاتا ہے۔ مزید برآں دوسرے لوگوں کو بھی بخیلی اور کنجوسی کا حکم دیتا ہے، اور جس پر اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات ہوتے ہیں انہیں چھپا چھپا کر رکھتا ہے اور اس کی اس حرکت سوء یعنی گھٹیا حرکت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آثار اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب وہ کسی پر احسان یا کوئی عطیہ وعنایت کرتا ہے، یا پھر لوگوں کو دکھانے اور فخر وتعلّی اور نمود ونمائش کے لیے مال خرچ کرتا ہے، نیز اس کو اللہ تعالیٰ کے بندوں پر فخر وتکبر کرنے کے سوا کسی دوسری جزا وصلہ پر ایمان ویقین نہیں ہوتا۔

اسی طرح ہی اَخلاقیات کا تعیّن اور اس کے مابین فرق وامتیاز ہوتا ہے۔ چنانچہ ذاتِ باری تعالیٰ پر پکا ایمان نیک اعمال، پاکیزہ قول، کریمانہ اخلاق کا باعث وسبب بنتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی وخوشنودی اور آخرت کی جزا وثواب پر نظر رکھنا آدمی کے لیے بلندیٔ درجات کا سبب وذریعہ ہے، پھر یہ آدمی دنیا والوں پر نظر نہیں رکھتا اور نہ ہی ان سے اپنی مدح وتعریف کا مطالبہ کرتا ہے۔

پھر اگر اللہ نہ کرے، انسان کے پاس اخلاقیات کو سنوارنے والا کوئی ربانی طریقہ نہ ہو، تو لوگوں کا غم اس کے رُخ کو اھواء (خواہش) پرستوں کی رذیل عادات اور پست اَقدار کی طرف موڑ دیتا ہے، پھر یہ انسان فخر وغرور، کبر ونخوت، خود پسندی وریا کاری جیسے اخلاق رذیلہ کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

یقیناً ہر دور میں اللہ تعالیٰ کے بندوں نے آخرت کی گھاٹیوں کو آسان کرنے کے لیے بڑی ریاضتیں اور عبادات کیں ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے اپنے نفسوں کو پچھاڑا اور زیر کیا ہے، اور انہیں بُری خواہشات سے روکا اور باز رکھا ہے، اور انہیں زبردستی عبادات کے اسباب پر اُکسایا اور اُبھارا ہے، پھر انہوں نے اعضاء وجوارح سے سرزد ہونے والے بڑے بڑے گناہوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھا، چنانچہ اسی دوران وہ اپنے علم وعمل سے راحت وسکون اور اطمینان حاصل کرنے لگے اور آہستہ آہستہ ظاہری نمود ونمائش اور ریا کاری جیسے موذی مرض میں مبتلا ہوتے چلے گئے، پھر جب لوگ ان کی طرف عزت ووقار کی آنکھ سے دیکھتے تو وہ اپنی شہرت ومقبولیت سے لذت وسکون محسوس کرے، اور ترکِ معاصی کو حقارت سے دیکھنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے ، اس پر مستزاد یہ کہ اپنے آپ کو اہل اخلاص سے گمان کرنے لگے جب کہ حقیقت میں ایسے لوگوں کو منافقوں کے دیوان میں ثبت کر دینا چاہیے۔

یاد رکھیے! یہ ایک خطرناک شیطانی جال اور اس کا بہت بڑا فریب اور دھوکا ہے، اس مکرو فریب سے صرف باعمل علماء، اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرنے والے اور جو اسی کے لیے محبت کرتے اور اسی کی خاطر بغض رکھتے ہیں، اور صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے لوگ ہیں، محفوظ و مامون رہ سکتے ہیں۔ ان کا پروردگار انہیں اخلاص کے میٹھے چشموں تک پہنچنے کے لیے راستہ بتاتا ہے اور ان کی مسلسل راہنمائی کرتا رہتا ہے۔

جب میں نے محسوس کیا کہ ریا کاری ایک مخفی و پوشیدہ اور انتہائی خطرناک بیماری ہے اور ایسے شیاطین کا سب سے بڑا شکنجہ و پھندا ہے، جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کو اپنے جال میں پھنسانے کی تگ و دو کرتے رہتے ہیں، اور یہ شیاطین اپنے وسوسوں کے ذریعے گناہوں کو مزین وخوشنما بنانے کی پیہم جدو جہد کرتے رہتے ہیں۔

پھر جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو میں نے لازم سمجھا کہ اس موذی مرض یعنی ریا کاری کے اَسباب، اَبواب، اس کی انواع و اقسام اور اس کے اثرات اور علاج کی وضاحت اور تشریح کروں، چنانچہ میں نے یہ مختصر اور مبارک کتابچہ بنام " اَلرِّيَاءُ ، ذِمُّهُ وَأَثَرُهُ السَّيِّءُ فِي الأُمَّةِ " تصنیف کیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اسے حسن قبولیت سے نوازے، اور یہ متقین کے لیے ایسی رہنما ثابت ہو کہ لوگ زیادہ سے زیادہ سیدھے راستے پر گامزن ہوں۔ پس جو شخص اس میں کوئی خوبی وحسن اور درستگی پائے، تو اسے چاہیے کہ صرف اللہ جل شانہ کی ہی حمد و ثنا کرے کہ اسی کی توفیق اور نعمت سے ہی نیک کام اختتام پذیر ہوتے ہیں، اور جو شخص اس میں کوئی کمی محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ میری خیر خواہی اور مجھے نصیحت کرنے میں کوئی دقیقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فروگزاشت نہ کرے، کیونکہ یہ میری کم علمی اور کم مائیگی کی وجہ سے ہے۔اور آدمی کو ہمیشہ اپنے ان بھائیوں کے تعاون سے ہی حوصلہ ملتا ہے، جو آپس میں ایک دسرے کو حق بات، صبر و استقامت اور صلہ رحمی کی تلقین اور نصیحت کرتے رہتے ہیں۔ وعلی اللّٰہ قصد السبیل

ابواُسامہ سلیم بن عید الہلالی
۲۷/ ۵/ ۱٤۰۸ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل

ریا کاری کیا ہے؟

- جان لیجیے! کہ (اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں اخلاص پیدا فرمائے) ریا ''رؤیت'' سے مشتق ہے۔ چونکہ ریا کار انسان بھی لوگوں کو دکھانے کے لیے ایسے اعمال بجا لاتا ہے جن کے ذریعے وہ لوگوں کے نزدیک معزز و مکرم بننے کی کوشش کرتا ہے۔
- ریا کار انسان اس دنیا میں ہی اپنے عمل کا بدلہ وصلہ چاہتا ہے۔
- ریا کار انسان کو نہ تو اپنے اعمال سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا مندی مطلوب ہوتی ہے اور نہ ہی آخرت کا گھر۔
- عبادات جو کہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حق ہے لیکن ریا کار انسان ان میں سے کچھ (عبادات) غیر اللہ کے لیے بجا لاتا ہے۔
- ریا کاری ایک دھوکے کا حجاب ونقاب ہے جو کہ قبیح شکل وصورت، لئیم وذلیل نفس اور سخت کنجوس اور بخیل دل والے شخص کو چھپاتی ہے۔
- ریا کاری ایک سیاہ پالش اور ایسا پینٹ ہے جو کہ بُری عادات اور گھٹیا سیرت وکردار کو چھپاتی ہے۔
- نفع بخش تجارت کے بازار میں ریا کاری کی حیثیت ایک کھوٹے سکے جیسی ہوتی ہے۔
- ریا کاری بہت مخفی اور پوشیدہ چیز ہے اس کا اِدراک کسی جاہل وغبی شخص کو نہیں ہوسکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسری فصل

ریا کاری کے درجات

اے اللہ کے مطیع و فرمانبردار بندے! (اللہ تعالیٰ تیرے دل کو اخلاص کے ساتھ منور فرمائے) جان لے کہ ریا کاری کے کئی مراتب اور درجات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

اللہ کے علاوہ کسی اور کی خوشنودی کے لیے عمل کرنا:

یہ کہ انسان کسی عمل کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی خوشنودی کے لیے بجا لائے، اور وہ چاہتا ہو کہ جس عمل کو وہ کر رہا ہے، لوگ اس عمل کی وجہ سے اسکی تعریف کریں۔ مثلاً کوئی شخص جب لوگوں کے درمیان یا ان کے سامنے موجود ہو تو نماز پڑھے، لیکن جب اکیلا ہو تو نماز نہ پڑھے تو آپ جان لیجیے کہ یہ نفاق اور مشکوک ایمان کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ﴾

(النسآء: ١٤٢)

”بے شک یہ منافق لوگ اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے دھوکہ کو انہی پر ڈال دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، تو ڈھیلے ڈھالے کھڑے ہوتے ہیں، یہ لوگ دوسروں کو دکھلانے کے لیے نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو برائے نام یاد کرتے ہیں۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَلِیْلًا .)) ❶

''یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے، تو اُٹھ کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔''

عبادات میں تصنع اور نمائش کا اہتمام:

یہ کہ آدمی کسی عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کرے، مگر جب لوگ اس کے عمل پر اطلاع پائیں تو وہ عبادت میں چست اور ہشاش بشاش ہو جائے اور اسے مزید خوبصورت اور مزین بنائے۔ چنانچہ سیّدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَآئِرِ . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي، فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرىٰ مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَذٰلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ .)) ❷

''ایک دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! پوشیدہ شرک سے بچ جاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! پوشیدہ شرک کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھنی شروع کر دیتا ہے اور لوگوں کو اپنی طرف نظر کرتے ہوئے دیکھ کر اپنی نماز کو مزید اچھے طریقے سے پڑھنے لگتا ہے، پس یہی پوشیدہ شرک ہے۔''

ریا کاری کی مذکورہ بالا قسم عبادت کے اوصاف کے ساتھ خاص ہے نہ کہ اصلی صورت کے اعتبار سے ریا کاری کی یہ قسم ممنوع اور ناجائز ہے، کیونکہ اس میں مخلوق کی تعظیم ہے۔

---

❶ صحیح مسلم مع نووی: ۵/۲۳، رقم الحدیث: ۱۴۱۲.

❷ صحیح الترغیب والترهیب: ۱/ ۱۱۹، رقم: ۲۸.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی تعریف پر خوش ہونا:

یہ کہ بندہ کسی عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے شروع کرے اور جب اس عمل کو ختم کرے تب بھی اس کے نزدیک صرف اللہ کی رضا ہی ہو، لیکن جب اس عمل کی وجہ سے لوگ اس کی مدح وستائش کریں، تو وہ اُس سے خوشی وراحت محسوس کرے اور یہ تعریف اس کے دل کو بیدار کرے، اور وہ عبادات میں پہلے سے زیادہ مشغول ہو جائے اور اپنے نفس کو اس بات کی اُمید دلائے کہ اس سے لوگ اس کی تعظیم وتعریف کریں گے۔

آدمی کا یہ فرحت وانبساط اور خوشی وسرور، پوشیدہ ومخفی ریاکاری کی علامت ہے، کیونکہ اس کا دل صرف اس لیے فرحت وخوشی سے معمور ہے کہ دنیا والوں تک اس کے اعمال کی اطلاع وخبر پہنچ چکی ہے، اور اگر اس کے دل کی توجہ کا مرکز دنیا والے نہ ہوتے، تو اسے اپنے عمل پر اُن کی اطلاع وآگاہی سے کبھی خوشی نہ ہوتی۔

اس مخفی ریاکاری کی بہت زیادہ مثالیں موجود ہیں اور اس کے اثرات ونتائج انتہائی خطرناک ہیں۔

یاد رکھیں! جب انسان اپنی عبادت پر لوگوں کے مطلع ہونے یا نہ ہونے کا فرق محسوس کرنے لگ جائے گا تو اس میں ریاکاری کا مادہ اور اثر ضرور پایا جائے گا اور اس کی مزید وضاحت فصل نمبر سات ۷ میں آئے گی۔ ان شاء اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل

ریاکاری کی اقسام

اے مسلم! جان لے، یقیناً مادۂ ریا انسان کے اندر اس طرح دوڑتا ہے جس طرح رگوں میں خون گردش کرتا ہے، تا کہ یہ انسان کے تمام افعال و اعمال میں شامل ہو کر ان کو باطل و اکارت بنادے۔ ریا کی مندرجہ ذیل کئی اقسام ہیں:

ا۔ جسمانی ریاکاری:

یہ ریا دین دار لوگوں میں کچھ اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو دُبلے پتلے کمزور اور لاغر ظاہر کرتے ہیں، تا کہ وہ لوگوں کو دکھلائیں کہ وہ کثرتِ عبادت کی وجہ سے کمزور اور لاغر ہیں اور ان پر آخرت کی فکر، قیامت کا خوف غالب آ گیا ہے اور وہ لوگوں کے سامنے اپنی پراگندہ حالت اور بکھرے بالوں کو ظاہر کرتے ہیں، تا کہ دنیا والوں کو دکھلائیں کہ وہ دین کے بارے میں بہت فکر مند اور مغموم رہتے ہیں۔

کبھی کبھی ریاکاری آواز کو پست کرنے، آنکھوں کی بینائی کو کمزور ظاہر کرنے اور زبان و ہونٹوں کو خشک ظاہر کرنے سے بھی ہوتی ہے، تا کہ لوگ سمجھیں کہ یہ روزوں پر مداومت اور ہیشگی کرنے والے ہیں۔ علی هذا القیاس

دنیا دار لوگوں میں یہ ریا کچھ اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو موٹا فربہ اپنی رنگت کو صاف، شفاف اور دوسروں کی نسبت اپنی قد و قامت کو بلند اور اونچا ظاہر کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے سامنے اپنے جسم کی نظافت و صفائی اور اپنی شکل و صورت کی خوبصورتی اور حسن کو ظاہر کرتے ہیں، اور بلا احتیاط اپنی گفتگو اور کلام میں مشکل الفاظ استعمال کرتے ہیں، تا کہ لوگ ان کی فصاحت و بلاغت کے معترف ہو جائیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝ ﴾ (المنفقون: ٤)

''اور جب آپ ان کے جسم وقد وقامت کو دیکھیں تو آپ کو بہت پسند آئیں اور اگر ان کی بات سنیں، تو بس سنتے ہی رہ جائیں وہ خیر کی توفیق سے ایسے بے بہرہ ہیں گویا کہ دیوار سے ٹیک لگائی گئی لکڑیاں (بزدل ایسے کہ) ہر زوردار آواز کو سمجھتے ہیں کہ یہ انہی کے خلاف ہے، یہی لوگ اصلی دشمن ہیں، آپ ان سے ہوشیار رہیے اللہ انہیں ہلاک کر دے، وہ کدھر بہکے جا رہے ہیں۔''

۲۔لباس میں ریاکاری:

دین دار لوگوں میں یہ ریاکاری اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ وہ دنیا سے اپنی بے رغبتی ظاہر کرنے کے لیے اور دوسروں کو اپنا زہد وتقویٰ دکھانے کے لیے بالکل پھٹے پرانے غلیظ اور گندے کپڑے پہنتے ہیں، اور بعض تو عام لوگوں سے منفرد ایک خاص قسم کا لباس یا پگڑی وغیرہ پہن کر اپنا بھیس اور روپ تبدیل کر لیتے ہیں، تاکہ لوگ ان کو علماء وصلحاء میں شمار کریں۔

اور رہی بات دنیا داروں کے ریاکاری کی تو آپ جان لیں کہ ان کی ریاکاری انتہائی مہنگے اور نہایت عمدہ ونفیس ترین لباس پہن کر ہوتی ہے، اور یہ دنیا دار لوگ اپنے فاخرانہ گھروں کے سامان اور خوبصورت سواریوں وگاڑیوں پر ناز وفخر کر کے ریاکاری کا ارتکاب کرتے ہیں۔

۳۔قول میں ریاکاری:

دین دار لوگوں میں یہ ریاکاری اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ وہ احادیث وآثار کو صرف اس لیے یاد کرتے ہیں، تاکہ ان کے ذریعے علماء پر فخر کریں، اور کم عقل لوگوں سے جھگڑیں اور ان پر اپنی بڑائی ظاہر کر کے انہیں شک وشبہ میں مبتلا کریں۔

یہ قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت اپنی آوازوں میں رقت ونرمی، سوز وگداز اور درد پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ آخرت کے معاملہ میں بڑے فکرمند، خوف زدہ اور مغموم رہتے ہیں۔

اور دنیا دار لوگ کثرتِ اشعار اور دنیاوی مثالیں یاد کر کے اپنی گفتگو اور کلام میں خوب چرب زبانی کر کے ریا کاری کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۴۔ عمل میں ریا کاری:

یہ ریا کاری دین دار لوگوں میں اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ نمازی لوگوں کو دکھلانے کی خاطر اپنے رکوع و سجود اور قیام کو لمبا کر دیتا ہے، اور اپنی نماز کو مزین و خوبصورت بناتا ہے، اور خشوع و خضوع کا اظہار بھی صرف اسی لیے کرتا ہے کہ لوگ اسکی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اعاذنا اللّٰه منه

دنیا دار لوگوں کی ریا کاری تکبر، غرور اور خود پسندی کے ساتھ ہوتی ہے۔ وہ جب زمین پر چلتے ہیں تو اکڑتے، اتراتے اور اپنے کپڑوں کو سمیٹتے اور سنوارتے ہوئے چلتے ہیں، تاکہ ان کی مذعومہ جاہ و حشمت اور بڑائی و ناموری کا سکہ بیٹھ جائے۔

۵۔ زائرین کی کثرت کے سبب ریا کاری کا مرتکب ہونا:

یہ ریا کاری دین دار لوگوں میں اس طرح داخل ہوتی ہے مثلاً کوئی شخص تکلف سے یہ خواہش و تمنا کرے کہ علمائے کرام اس کی ملاقات و زیارت کو آئیں، تاکہ کہا جائے کہ فلاں عالم نے اسکی زیارت کی ہے اور اہل علم اس کی طرف بار بار رجوع کرتے رہتے ہیں۔

اور بعض اپنے شیوخ کی کثرت ظاہر کر کے ریا کاری کے مرتکب ہوتے ہیں، تاکہ کہا جائے کہ فلاں شخص نے کئی مشائخ سے ملاقات کی ہے اور بہت زیادہ شیوخ نے اسے سندِ اجازت سے نوازا ہے اور پھر وہ اپنے ان شیوخ کے ساتھ دوسرے لوگوں پر فخر کرتے ہیں۔ نسأل اللّٰه السلامة.

اے گمنام بندے! یہ مجموعہ ان چیزوں کا ہے کہ جن کے ساتھ ریا کار لوگ ریا کاری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، اور جھوٹے لوگ ہی ان چیزوں میں شوق ورغبت رکھتے ہیں، اور دنیا والوں سے کبھی جھوٹی عزت، شہرت ، ناموری، چاہتے ہیں اور کبھی لوگوں کی مدح وتعریف اور دیگر سازوسامان کے متلاشی ہوتے ہیں۔

فَاللّٰهُمَّ لا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ، وَلَا تَجْعَلْ لِحُظُوْظِ النَّفْسِ ، وَشَهوَاتِهَا فِیْ عَمَلِنَا نَصِيْبًا . آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چوتھی فصل

ریا کاری کے اسباب

حب جاہ:

جان لیجیے کہ ریا کاری کی جڑ اور بنیاد حبّ جاہ ہے۔ یعنی انسان چاہتا ہو کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی قدر و منزلت، مقام و مرتبہ اور شرف و بزرگی قائم ہو جائے، اور وہ اپنے علم، عمل، حسب ونسب، کثرتِ عبادت، طاقت و قوت اور حسن و جمال کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اپنی قدر و منزلت، عزت اور بلندیٔ مرتبہ بٹھانا چاہتا ہو، تا کہ لوگ اس کی اطاعت، فرمانبرداری، عزت و توقیر، مدح و ثنا اور خدمت بجا لائیں اور اس کی عادات و خصائل کے معترف و معتقد بن جائیں۔

جان لیجیے کہ جس انسان کے دل میں حبّ جاہ غالب آ جاتی ہے، تو پھر وہ انسان ہمیشہ مخلوق کی طرف نظر رکھتا ہے اور انہی کی طرف کان لگائے رکھتا ہے کہ کب وہ اس کے افعال و اعمال اور کارناموں کی مدح وثنا کریں، تا کہ ان کی نظر میں یہ معزز و محترم بن جائے، اور یہی بات انسان کے دل میں نفاق کا بیج بوتی ہے اور فساد کی جڑ ہے، کیونکہ جو انسان لوگوں کے دلوں میں اپنی علو مرتبت کا رعب بٹھانا چاہتا ہو، وہ عموماً ایسی چیزوں کا اظہار کرتا رہتا ہے، جن سے وہ حقیقتاً خالی ہوتا ہے اور وہ اپنے اعمال و عبادات میں ریا کاری کرتا ہے، اور لوگوں سے بھی منافقت کرتا ہے اور مزید برآں دیگر ممنوعہ اُمور میں اپنے آپ کو پھنسا کر جرمِ عظیم کا مرتکب بن جاتا ہے۔

اے مسلمان بھائی! یہ انتہائی مخفی اور پیچیدہ باب ہے۔ اسے صرف علمائے حق اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور اس سے سچی محبت کرنے والے لوگ ہی پہچان سکتے ہیں۔ جب اس بات کی تفصیل بیان کی جائے تو اس کی تین فصلیں بنیں گی:

الاوّل:...... اپنی تعریف سے لذت حاصل کرنا اور خوش ہونا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الثاني :......اپنی مذمت سے فرار ہونا۔

الثالث:......لوگوں کی چیزوں میں طمع وحرص رکھنا۔

مذکورہ بالا تینوں صورتوں کا ثبوت اس حدیث مبارکہ سے بھی ملتا ہے جس کے راوی سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں:

((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شُجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَالِكَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ ﷺ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) [1]

''ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ کوئی شخص حمیت وغیرت کی وجہ سے لڑتا ہے، کوئی بہادری کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی دکھلاوے کے لیے لڑتا ہے، تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند رہے، پس وہی اللہ کے راستے میں ہے۔''

اس حدیث مبارکہ میں سائل کا یہ قول کہ: ((يُقَاتِلُ شُجَاعَةً، يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، يُقَاتِلُ رِيَاءً)) ...... وہ اپنی شجاعت، بہادری کی مدح وثنا کے لیے اور قومی غیرت وحمیت اور اپنی ذلت ورسوائی سے بچنے کی خاطر اور اپنی شہرت وناموری کی خاطر لڑتا ہے، یہی تین چیزیں ہی حبّ جاہ کہلاتی ہیں اور لوگوں کے دلوں میں اپنی منزلت بٹھانے کی قبیل سے ہیں اور یہی تین چیزیں ریاکاری اور دکھلاوے کا سبب بنتی ہیں۔

جاہ وحشمت کی حرص کرنا:

جان لیجیے! اپنی جاہ وحشمت کی طلب وحرص کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:...... مال ودولت اور عہدہ واقتدار کے ساتھ جاہ وحشمت طلب کرنا۔

اور یہ ایک خطرناک مرض ہے جو کہ بسا اوقات انسان کو آخرت کی تمام بھلائیوں،

---

[1] صحیح بخاري، کتاب التوحید، رقم: ٧٤٥٨۔ سنن أبي داؤد، کتاب الجهاد، رقم: ٢٥١٧۔ سنن ترمذي، کتاب فضائل الجهاد، رقم: ١٦٤٦۔ مسند احمد: ٤/ ٣٩٧، ٤٠٥.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظمتوں اور نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ ﴾ (القصص : ۸۳)

''آخرت کا یہ گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں، جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے ، نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ پرہیز گاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔''

اور ایسا ناممکن ہے کہ کوئی شخص ریاست دنیا اور عہدہ و اقتدار کا حریص ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور راہنمائی کی اُمید بھی رکھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ عہدہ و اقتدار کے ایسے حریص و لالچی انسان کو اس کے اپنے نفس کے حوالے اور سپرد کر دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا .)) ❶

''اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت (عہدے) کی کبھی درخواست نہ کرنا، کیونکہ اگر یہ تمہیں مانگنے کے بعد ملے گی تو پھر تجھے اسی کی طرف سونپ دیا جائے گا اور اگر وہ تجھے بغیر مانگے دی گئی تو اس پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تیری مدد کی جائے گی۔''

جب انسان اللہ کی مخلوق پر اپنی بڑائی اور تکبر کا ارادہ رکھتا ہو، اور چاہتا ہو کہ لوگ اپنی محتاجی ، فقیری اور طلب حاجات میں اس کی طرف رجوع کریں، اور وہ لوگوں کے نزدیک بڑے مقام و مرتبے والا بن جائے ،اور لوگ اس کی نظر میں حقیر و ذلیل ہوں تو یقیناً انسان کی

---

❶ بخاری مع الفتح: ۵۱۶/۱۱، ۵۱۷، کتاب الایمان والنذور، رقم: ۶۶۲۲، مسلم مع نووی: ۲۰۶/۱۲، کتاب الامارۃ، ابو داؤد: ۲۹۲۹، سنن ترمذی: ۱۵۲۹۔ نسائی: ۲۲۵/۸، مسند احمد: ۶۲/۵، ۶۳.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ گھٹیا سوچ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت و ربوبیت کا مقابلہ کرنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبرائی اور بڑائی میں شریک ہونے والا ہے۔

چنانچہ حدیث قدسی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِيْ جَهَنَّمَ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کبریائی، بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، پس جس شخص نے ان دونوں صفات میں سے کسی ایک میں سے میرے ساتھ شریک ہونا چاہا، تو میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔''

اس حدیث مبارکہ کے پیش نظر اُن حکمرانوں اور عہدے داروں کو ڈرنا چاہیے جو اپنے ناموں کے ساتھ " ملك الملوك "(بادشاہوں کا بادشاہ)، " قاضي القضاة "(قاضیوں کا قاضی)، " حاكم الحكام " (حاکموں کا حاکم)، یا " شاہِ شاہان شاہ " (شہنشاہ) جیسے القابات لگواتے اور ان کو اپنے لیے پسند کرتے ہیں، کیونکہ یہ القابات اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ گھٹیا، بدترین اور ذلیل ترین القابات ہیں۔ چنانچہ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى: مَلِكَ الْأَمْلَاكِ.)) ❷

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ و بدترین نام اس کا ہوگا، جو اپنا نام " مَلِكُ الْأَمْلَاكِ "(شہنشاہ) رکھے۔[لَا مَالِكَ اِلَّا

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۴۱۴، ۴۲۷، ۴۴۲، سنن ابی داؤد، رقم: ۴۰۹۰، سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، رقم: ۴۱۷۴۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ بخاری مع الفتح: ۱۰/ ۵۸۸، کتاب الأدب، رقم: ۶۲۰۵، مسند احمد: ۲/۲۴۴، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: ۴۹۶۱، سنن ترمذی: ۲۸۳۷، مسلم مع نووی: ۱۴/۱۲۱، مشکل الآثار للطحاوی: ۳/۱۶، (قوسین والے الفاظ لَا مَالِكَ إِلَّا اللّٰه صحیح مسلم کے ہیں۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰہُ] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔'' ❶

اہل اقتدار اور حکمران یہ چاہتے ہیں کہ ان کے افعال و اعمال پر ان کی تعریفیں کی جائیں اور عامۃ الناس ان کے جھوٹے کارناموں پر انہیں خراجِ تحسین پیش کریں، ان کا مطمع نظر لوگوں سے اپنی تعریف و ستائش کا حصول ہوتا ہے، اور بسا اوقات یہ حکمران ایسے لوگوں کو ایذائیں اور تکلیفیں دینے کے اسباب اور بہانے ڈھونڈتے ہیں، جو ان کی خوشامد، چاپلوسی اور مدح سرائی نہیں کرتے ہوں۔

اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کے کھاتے میں وہ کارنامے بھی درج یا ظاہر کیے جائیں، جو انہوں نے خود نہیں کیے ہوتے۔ ان کی یہ حرکت سراسر غلط بیانی، فریب کاری، جعل سازی، ملمع سازی اور غیر حقیقت پسندانہ طرزِ عمل پر مبنی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہے:

﴿ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ﴾

(آل عمران : ۱۸۸)

''جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی ایسے کاموں پر تعریف کی جائے، جو انہوں نے کیے بھی نہیں، آپ ان کے متعلق یہ گمان مت کیجیے کہ وہ عذاب سے نجات پا جائیں گے، ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔'' ❷

---

❶ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ یہ نام مثلاً: خالق الخلائق، احکم الحاکمین، سلطان السلاطین، امیر الأمراء رکھنے حرام ہیں، کیونکہ ان کے متعلق بڑی سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

(فتح الباری: ۱۰/ ۵۹۰)

❷ [بخاری و مسلم میں ایک حدیث ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ .))

''نہ دی ہوئی چیز کا اظہار کرنے والا جھوٹ اور فریب کاری کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔''

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: ''علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث کے معنی ⇦⇦⇦

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علم میں ریا کاری:

دینی اُمور مثلاً علم و عمل، زہد و تقویٰ وغیرہ کے ساتھ جاہ و عزت کی طلب اور آرزو کرنا۔
یقیناً اس دنیا میں ایک ایسا باغ ہے جس کی خوشبو و ذائقے کو مخلص لوگوں کے سوا کوئی اور نہیں سونگھ سکتا۔ اس باغ کی خوشبو و ذائقہ اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس سے پیار و محبت، اسکی خشیت و اطاعت اور اس سے ملاقات کا شوق ہے۔ اور جس انسان کو علم نافع اور عمل صالح جیسی نعمت عظمیٰ حاصل ہو جاتی ہے، تو یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ اس انسان کو اللہ کی معرفت اس سے پیار و محبت اور اس کی خشیت و اطاعت حاصل ہو گئی ہے۔

چنانچہ جس انسان کو دنیا میں اس کا علم و عمل اس باغ میں داخل کر دے تو وہ آخرت میں بھی ''فردوسِ اعلیٰ'' کا وارث بن جائے گا، اور جو شخص دنیا میں ہی اس باغ کی خوشبو نہ پا سکا اور نہ ہی اس کا راستہ پہچان سکا تو یہ شخص قیامت کے دن بھی جنت کی خوشبو نہیں پا سکے گا۔

چنانچہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ ، لَا يَتَعَلَّمُهٗ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهٖ عَرَضًا فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيْحَهَا .)) ❶

⇦⇦ یہ ہیں کہ جو شخص لوگوں کے سامنے کسی چیز کی کثرت ظاہر کرتا ہو، حالانکہ اس کے پاس وہ چیز نہیں ہے، اور وہ اپنے آپ کو باطل کے ساتھ مزین کرے، تو یہ شخص جھوٹ کا لباس پہننے والے کی طرح مذموم ہے۔
ابو عبید اور دیگر کئی ایک علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص اہل زہد و ورع اور تقویٰ پسند اور عبادت گزار بندوں جیسا لباس پہنے اور اس سے اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگوں کی نظروں میں وہ بھی ان صفات سے متصف سمجھا جائے اور وہ لوگوں کے سامنے اپنے خشوع اور زہد کو اس سے زیادہ ظاہر کرے، جو اس کے دل میں ہو تو یہ شخص جھوٹ و فریب کاری اور ریا کاری کا لباس پہننے والا ہے۔'' ......
شرح صحیح مسلم للنووی: ۱۳/۹۳، کتاب اللباس، باب ۳۵، ح: ۵۵۸۳ ازمترجم]

❶ سنن ابی داؤد، کتاب العلم، رقم: ۳٦٦٤، سنن ابن ماجه، باب اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم: ۲۵۲ ، مسند احمد: ۳۳۸/۲ ، مستدرك حاكم: ۱/ ۸۵، اقتضاء العلم، ص: ۱۰۲.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جس شخص نے اس علم کو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے صرف اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اس کے ذریعے دنیاوی مال ومتاع حاصل کرے تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوسبو بھی نہیں پا سکے گا۔“

اسی وجہ سے رسول کریم ﷺ نے علمی ریاکاری سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَآءَ وَلَا لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَآءَ وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ .)) [1]

”تم علم کو اس لیے نہ سیکھو تا کہ اس کے ساتھ علماء پر فخر کرو، اور نہ اس لیے کہ اس کے ساتھ کم عقل بے وقوف لوگوں سے جھگڑتے پھرو، اور نہ ہی اس علم کے ساتھ عزت کی مجالس کو تلاش کرو، کیونکہ جس شخص نے ایسا کیا تو اس کے لیے آگ ہی آگ ہے۔“

اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں ابن جریج اور ابو زبیر المکی دونوں راوی مدلس ہیں اور دونوں عن سے روایت کر رہے ہیں۔

لیکن اس حدیث کے کئی ایک شواہد ہیں ان میں سے ایک خطیب بغدادیؒ نے " الفقیه والمتفقه" : ۲/ ۸۸ میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے، لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: ((وَلٰكِنْ تَعَلَّمُوْهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَالدَّارِ الْاٰخِرَةِ......))

”لیکن تم علم کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور دارِ آخرت کے لیے حاصل کرو۔“

چنانچہ یہ حدیث مبارکہ اپنے مجموعی طرق کی بنا پر صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

یہی وجہ ہے کہ روزِ قیامت تمام لوگوں سے پہلے اس عالمِ دین کو عذاب سے دو چار ہونا پڑے گا جسے اس کے علم نے نفع نہیں دیا ہوگا، اور قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت و

---

[1] سنن ابن ماجه: ۲۵٤، صحيح ابن حبان: ۷۷، مستدرك حاكم: ۱/ ۸۵، جامع البيان العلم لابن عبدالبر: ۱/ ۱۸۷.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ندامت، پشیمانی اور پچھتاوا بھی اسی عالم دین کو ہوگا، کیونکہ وہ آلۂ نجات یعنی علم دین کا مالک تھا۔ لیکن اس نے اس آلۂ نجات کو صرف دنیا کی حقیر اشیاء، فضولیات اور بے فائدہ چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا۔ گویا اس نے ایک نفیس اور انتہائی قیمتی ہیرا و نگینہ حاصل کیا، پھر اسے صرف ایک مینگنی کے بدلے بیچ ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِیكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ: جَرِیءٌ فَقَدْ قِیلَ. ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِیكَ الْقُرْآنَ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ: عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِءٌ فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَأُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِیلٍ تُحِبُّ اَنْ یُنْفَقَ فِیهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ.)) ❶

''قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا، وہ ایک ایسا شخص ہوگا جو شہید ہوگیا تھا۔ اس کو بلا کر لایا جائے گا اور اسے اس کی نعمتیں یاد

❶ مسلم، کتاب الإمارة، رقم: ۱۹۰۵، مسند احمد: ۳۲۲/۲، سنن نسائی: ۲۳،۲٤/٦، رقم: ۳۱۳۹، سنن ترمذی، رقم: ۲۳۸۲، صحیح ابن خزیمه، رقم: ۲٤۸۲، صحیح ابن حبان، رقم: ٤۰۸، مستدرك حاكم، رقم: ٤۱۸/۱، شرح السنة، رقم: ٤۱٤۳.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائی جائیں گی، پھر جب وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: میں تیری راہ میں لڑتا رہا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے، بلکہ تو اس لیے لڑا تھا، تا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ چنانچہ تمہیں بہادر کہہ دیا گیا۔ پھر حکم ہوگا کہ اس کو اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے۔ پھر ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس نے دین کا علم سیکھا، سکھایا اور قرآن پڑھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، پھر جب وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تب اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے اس لیے علم حاصل کیا تھا، تا کہ تو عالم کہلائے، اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا تھا، تا کہ تو قاری کہلائے، سو تجھے عالم قاری کہا گیا۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے۔ ایک اور شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ نے وسعت کی اور اس کو ہر قسم کا مال عطا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، پھر جب وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: میں نے ہر اس راستہ میں خرچ کیا جس راستہ میں مال خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے، تو نے اس لیے خرچ کیا تا کہ تجھے سخی کہا جائے سو تجھے سخی کہہ دیا گیا، پھر حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے۔''

بعض ایسے فقہاء اور نام نہاد علماء جو علم کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں، آپ انہیں پائیں گے کہ وہ اپنی جہالت و بے علمی کے خوف سے، اپنی مذمت سے بچنے کے لیے اور مجالس میں فوقیت اور صدارت نشینی کے لیے فتویٰ نویسی میں جلد بازی کرتے ہیں۔

لیکن اے مسلمان بھائی! جان لے کہ جس وقت تو کسی کو فتویٰ دے رہا ہوتا ہے، تو یقیناً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے اوامر ونواہی پر دستخط اور مہر لگا رہا ہوتا ہے، اور بلاشبہ قیامت کے دن اس کے متعلق تجھ سے ضرور پوچھا جائے گا۔ لہٰذا جب تجھ سے کوئی سوال کرے یا دینی مسئلہ دریافت کرے تو فقط سائل کو مطمئن کرنے کی فکر مت کر، بلکہ سب سے پہلے خود اپنے نفس کو مطمئن کر۔ پس غور وفکر اور انتہائی احتیاط سے کام لے اور اگر اپنے لیے کلام کرنے کی کوئی راہ پائے تو کلام کر اور سائل کو جواب دے وگرنہ خاموشی اختیار کر اور فتویٰ بازی سے گریز کر کیونکہ اس صورت میں خاموشی میں ہی عافیت وسلامتی ہے۔

اے مفتیانِ اسلام! تم کیسے فتویٰ نویسی کر لیتے ہو؟ یقیناً تم نے اپنے آپ کو ایک عظیم کام کے لیے پیش کر دیا ہے، جس کے لیے تمہیں پیش نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ہاں! مگر بوقت ضرورت۔

سلف صالحین رحمہم اللہ میں سے مفتیان کرام وفقہائے اسلام دینی سوالات کے جوابات اور فتویٰ نویسی سے گریز کرتے تھے، یہاں تک کہ جب فتویٰ دیے بغیر کوئی چارۂ کار نہ پاتے تب ہی فتویٰ دیتے تھے اور جب ان کا عذر قبول کر لیا جاتا، تو یہ بات ان کے لیے سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتی۔ چنانچہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((لَقَدْ أَدْرَكْتُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ عِشْرِيْنَ وَمِئَةً مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْحَدِيْثَ ، وَلَا يُسْأَلُ عَنْ فُتْيَا إِلَّا وَدَّ أَنَّ أَخَاهُ كَفَاهُ الْفُتْيَا .)) [1]

''میں نے اس مسجد میں ایک سو بیس انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی۔ لیکن ہر صحابی کی خواہش یہی ہوتی تھی کہ خود نہیں کوئی دوسرا صحابی حدیث سنائے، اور جب ان میں سے کسی ایک سے کوئی مسئلہ یا فتویٰ پوچھا جاتا، تو ان میں سے ہر

[1] مسند دارمی: ۵۳/۱، برقم: ۱۳۷، طبقات ابن سعد: ۱۱۰/۶، کتاب الزهد لابن مبارک، برقم: ۵۸، المعرفة والتاریخ للفسوی: ۸۱۷/۲، تلبیس ابلیس: ۱۳۲؛ اس کی سند صحیح ہے اور تمام راوی ثقہ ہیں سوائے عطا بن السائب کے کہ اسے آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا لیکن سفیان کا اس سے سماع قدیم اور قبل از اختلاط ہے لہٰذا یہ روایت صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک یہی خواہش کرتا کہ اس کا دوسرا بھائی ہی فتویٰ دینے کے لیے کافی ہے۔
یعنی ہر صحابی اس چیز سے گھبراتا تھا کیونکہ وہ دوسرے کو اپنے آپ سے بڑا عالم سمجھتا تھا۔"

بعض اہل علم تو اہل اقتدار تک رسائی حاصل کرنے اور ان کا قرب حاصل کرنے کے لیے اپنے علم کو بطورِ ذریعہ استعمال کرتے ہیں، تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ عزت وشرف میں شریک ہوسکیں۔

اِن میں سے بعض تو یہ کہتے ہوئے اپنے فعل قبیح کو جائز قرار دیتے ہیں کہ ہم اس لیے اہل اقتدار کا قرب حاصل کرتے ہیں، تاکہ مسلمانوں کی سفارش کرسکیں۔ اگر یہ واقعی اپنی اس بات میں سچے ہوتے تو حکمرانوں کی خیر خواہی ضرور کرتے، اور ان کے بُرے افعال و گھٹیا کردار پر نکیر کو کبھی ترک نہ کرتے، اور نہ ہی مداہنت اور حق پوشی سے کام لیتے، جبکہ ایسا نہیں، اور یقینی طور پر نہیں۔ اور کبھی کبھی تو یہ اہل علم حکمرانوں کو کئی معاملات میں رخصتیں مہیا کرنے کے فتوے بھی جاری کرتے ہیں، حالانکہ شریعت میں ان کے لیے کوئی رخصت نہیں ہوتی، فقط اس لیے کہ حکمرانوں سے دنیوی فوائد حاصل کرسکیں اور ان کے نزدیک معزز و محترم بن جائیں۔ تو اس صورت میں حکمرانوں اور عامۃ الناس میں کئی طرح کے مفاسد، بگاڑ اور خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

اوّل:...... مثلاً ملک کا حکمران کہنے لگتا ہے کہ اگر میں حق بجانب نہ ہوتا اور میرے کام ٹھیک و درست نہ ہوتے، تو فلاں عالم دین جو کہ میرے ساتھ رہتا ہے مجھ پر ضرور نکیر کرتا، اور میں کیسے درست کار اور حق بجانب نہیں؟ حالانکہ وہ عالم دین میرا مال بھی کھا رہا ہے اور میرے ساتھ ساتھ بھی رہتا ہے؟

ثانیاً :...... عوام الناس بھی یہ کہنا شروع کردیتے ہیں کہ یہ حکمران ٹھیک و درست ہے، اور ان میں کوئی حرج اور اعتراض والی بات نہیں ہے، کیونکہ فلاں عالم دین ہمیشہ اس کے ہاں مقیم رہتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ثالثاً:......اس سے وہ عالم دین خود بخود اپنے دین کو خراب اور فاسد کر بیٹھتا ہے۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ .)) [1]

''جس شخص نے بادشاہ کے پاس حاضری دی وہ فتنوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہوگا۔''

اسی لیے اکثر سلف صالحین رحمہم اللہ اس شخص کو بھی بادشاہوں کے پاس جانے سے روکتے تھے، جو ان کے پاس امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ارادے سے جاتا تھا چونکہ وہ ڈرتے تھے کہ حکمرانوں کے پاس جانے سے آدمی فتنہ و آزمائش میں پڑ جاتا ہے اور انسان جب ان بادشاہوں سے دُور ہوتا ہے تو اس کے دل میں خیال ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ ان بادشاہوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، لیکن جب وہ ان کے پاس جاتا ہے اور قریب سے ان کا مشاہدہ کرتا ہے، تو اس کا نفس ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے، کیونکہ اس کے دل میں جاہ و حشمت کی محبت چھپی ہوتی ہے، پھر وہ اسی لیے بادشاہوں سے مداہنت اور نرمی کا برتاؤ کرتا ہے اور کبھی کبھی تو ان کی طرف مائل ہو کر ان سے محبت بھی کرنے لگتا ہے خصوصاً جب بادشاہ اس کی عزت و تکریم اور اس سے نرمی کا برتاؤ کرے، اور یہ انسان ان سے اپنی عزت و تکریم اور تعریف کو قبول کر کے فرحت و انبساط اور خوشی محسوس کرے۔

حکمرانوں کا قرب حاصل کرنا:

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے عباد بن عباد کی طرف ایک خط لکھا جس میں وہ فرماتے ہیں:

''حمد و صلوٰۃ کے بعد! یقیناً تو ایک ایسے دور میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس دور میں پہنچنے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے، حالانکہ ان کے پاس ایسا علم تھا جو ہمارے پاس

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الصید، رقم: ۲۸۵۹، سنن ترمذی، کتاب الفتن، رقم: ۲۲۵۶، سنن نسائی: ۷/ ۱۹۵، ۱۹۶، رقم الحدیث: ۴۳۱۴، مسند احمد: ۱/ ۳۵۷، رقم: ۳۳۶۲۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم: ۱۲۵۳.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے اور ان کو ہر نیکی میں اوّلیت حاصل تھی جب کہ ہم اس سے یکسر خالی ہیں، پھر ان حالات میں ہمارا کیا بنے گا؟ کیونکہ اب ہم نے اسی دور کو پالیا ہے اور ہمارے پاس علم کی قلت اور مشکلات پر صبر کی کمی، اعمالِ صالحہ اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کا فقدان ہے، اور لوگوں کی طرف سے کئی مفاسد اور بگاڑ جنم لے چکے ہیں اور ہماری دنیا مکدر ہوچکی ہے۔

چنانچہ میں آپ کو سب سے پہلے جس چیز کو مضبوطی سے پکڑنے کی نصیحت کرتا ہوں، وہ گمنامی ہے، کیونکہ یہ زمانہ گمنامی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کا ہی زمانہ ہے، اپنے آپ پر گوشہ نشینی وخلوت کو لازم کرلو اور لوگوں سے اختلاط اور میل جول کم کردو۔ اس بات میں ذرہ برابر شک وشبہ نہیں کہ پہلے لوگ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تھے تو ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتے تھے، لیکن آج یہ چیز ختم ہوگئی ہے اور میرے خیال میں نجات وسلامتی اسی میں ہے کہ دنیا والوں سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔

اہل اقتدار وامراء کا قرب ونزدیکی حاصل کرنے سے بچ اور ہر لحاظ سے ان سے میل جول اور ان کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرو۔ اور اس بات سے بھی اپنے آپ کو بچاؤ کہ آپ کو دھوکہ دیا جائے اور تمہارے متعلق کہا جائے کہ اہل اقتدار کا قرب حاصل کرکے تم عوام الناس کی سفارش کرو گے اور مظلوموں سے ظلم کو دُور کرکے ان کی دادرسی اور ان کا دفاع کرو گے۔ یقیناً یہ ابلیس کا دھوکہ اور فریب ہے۔ اور اس بات میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس حیلے کو صرف گنہگار قاری ہی اختیار کرتے اور اسے حکمرانوں کے تقرب کا ذریعہ ووسیلہ بناتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جاہل عابد اور فاجر عالم کے فتنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے، کیونکہ ان دونوں کا فتنہ ہر بے عقل اور مجنون شخص کے لیے بڑی آزمائش ہے اور جب کبھی آپ سے کوئی مسئلہ یا فتویٰ پوچھا جائے تو فقط اس کو غنیمت جانو اور اس میں مزید رغبت اور شوق مت رکھو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اس شخص کی طرح مت ہو جاؤ جو چاہتا ہے کہ اس کی ہر بات سنی جائے، اور اس پر عمل کیا جائے، اور پھر اسکی نشر و اشاعت کی جائے، اور پھر جب یہ چیزیں اس سے رہ جائیں تو اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہو جائیں۔

اور اپنے آپ کو عزت و شرف کی محبت سے بچالیں کیونکہ کبھی کبھی بندے کو شرف و منزلت کی چاہت اور محبت سونے اور چاندی سے بھی زیادہ محبوب و پیاری ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا دقیق اور پیچیدہ باب ہے، جس کی بصارت اور پہچان ماہر علماء کے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا، چنانچہ آپ گمنام اور گوشہ نشین ہو جاؤ، اور اپنی نیت کو خالص کر کے عمل کرو۔ اور جان لیجیے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور قریب آ رہا ہے کہ انسان مرنے کی خواہش کرے گا۔" [1]

والسلام

اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے اشعار کی خوبی اللہ ہی کے لیے ہے، فرماتے ہیں:

يَا جَاعِلَ الْعِلْمِ لَهُ بَازِيًا يَصْطَادُ أَمْوَالَ الْمَسَاكِيْنَ

"اے علم کو باز بنا کر مسکینوں کے اموال کو شکار کرنے والے!......

إِحْتَلْتَ لِلدُّنْيَا وَلَذَّاتِهَا بِحِيْلَةٍ تَذْهَبُ بِالدِّيْنِ

دنیا اور اس کی لذتوں کے لیے تو نے ایسا حیلہ تراشا ہے، جو دین کو بھی لے ڈوبے گا......

فَصِرْتَ مَجْنُوْنًا بِهَا بَعْدَ مَا كُنْتَ دَوَاءً لِلْمَجَانِيْنَ

تو دنیا کی محبت کی وجہ سے مجنون ہو گیا ہے، حالانکہ تو خود مجنونوں کی دوا تھا......

أَيْنَ رِوَايَاتُكَ فِيْ سَرْدِهَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَابْنِ سِيْرِيْنَ

"تیری ابن عون اور ابن سیرین سے بیان کردہ روایات کہاں چلی گئیں......

[1] حلية الاولياء: ٦/ ٣٧٦، ٣٧٧- طبع جديد، ٦/ ٤١٧.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَيْنَ رِوَايَاتُكَ فِيمَا مَضٰى فِي تَرْكِ أَبْوَابِ السَّلَاطِيْنَ

تیری وہ روایات جو بادشاہوں کے دروازوں کو چھوڑنے کے متعلق تھیں کہاں چلی گئیں؟......

إِنْ قُلْتَ أُكْرِهْتَ فَمَا ذَا كَذَا زَلَّ حِمَارُ الْعِلْمِ فِي الطِّيْنِ

''اگر تو کہے کہ میں مجبور کر دیا گیا ہوں، تو غلط ہے۔ حقیقت میں علم کا گدھا کیچڑ میں پھسل پڑا ہے......'' [1]

[1] جامع بيان العلم وفضله: ١/١٦٥ـ سير أعلام النبلاء: ٨/ ٤١١، ٤١٢.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ